السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے لوگوں سے کافی قرض واپس لینا ہے لیکن دینے والے غلط وعدہ کرکے بہت پریشان کرتے ہیں ا کے ہاں اجرملنے کا پورا یقین ہے تاہم اگر رقم نہ ملے تو لگے جہان ہمیں کیا اجرملے گا؟ مزید تسلی اوراطمینان کے لیے مطلع کردیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کو قرض دے کراس کی ضروریات کو پورا کرنا بہت بڑی فضیلت ہے، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے، ا تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں۔[1] لیکن رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض لینے کو پسند نہیں فرمایا کیونکہ اس سے انسان کی پریشانی میں ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ا تعالیٰ اس وقت تک آدمی کی مدد کرتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔[2] اضافہ ہوتا ہے، آپ نماز میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اے ا ! میں گناہ کرنے اور قرض لینے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ''کسی نے دریافت کیا یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے آپ اکثر قرض سے پناہ مانگتے ہیں تو بلکہ بعض اوقات آپ یوں دعا کرتے تھے۔ ''اے ا ! میں آپ نے فرمایا آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔[3] اس لیے انسان کو کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ''ایک شخص نے کہا یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کفر اور قرض دونوں برابر ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں، یعنی قرض بعض اوقات انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔[4] چاہیے کہ قرض لینے سے اجتناب کرے اگر کبھی ضرورت پڑ جائے تو قرض لے کر اسے اتارنے میں دیر نہ کرے، اگر قرض لیتے وقت نیت صاف ہے تو ا تعالیٰ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیتا ہے۔ رسول ا صلی [5] اگر قرض لیتے وقت نیت خراب تھی تو ا تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی نیت کے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے لوگوں سے قرض لیا اور اسے ادا کرنا چاہا تو ا تعالیٰ اسے ادا کرنے کی ضرور توفیق دیتا ہے۔ مطابق معاملہ کرے گا، چنانچہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے لوگوں سے اس نیت کے ساتھ قرض لیا کہ وہ اسے واپس نہیں کرے گا ا تعالیٰ اسے تباہ وبرباد کرے گا۔[6] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور ا خوب جانتا ہے کہ وہ ادا نہیں کرنا چاہتا وہ ا کے نام پر اسے دھوکہ دیتا ہے اور باطل طریقہ سے اس کے مال کو اپنے لیے حلال سمجھتا ہے ایسا آدمی جب ا کے حضور پش ہوگا تو اس کی حیثیت چور کی ہوگی۔[7]

جو شخص قرض لے کر بلا وجہ واپس کرنے سے ٹال مٹول کرتا ہے اور ادائیگی کے بغیر ہی دنیا سے چلا جاتا ہے تو قیامت کے دن مقروض کی نیکیاں قرض دینے والے کے کھاتہ میں ڈال دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو قرض دینے والے کی برائیاں مقروض کے نامہ اعمال میں ڈال دی جائیں گی، چنانچہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو بے شمار نیکیاں لے کر ا کے حضور آئے گا لیکن اس نے دوسروں کے حق دبائے ہوں گے، ظلم وزیادتی کی صورت میں عیب جوئی اور غیبت کرنے کی صورت میں یا قرض دبانے اور مزدوری ہڑپ کرنے کی صورت میں، ایسے حالات میں اس کی نیکیاں حقداروں کو دی جائیں گی یا ان کی برائیاں اس کے نامہ اعمال میں جمع کی جائیں گی اور بالآخر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔[8]

ان احادیث کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں کا قرض دوسروں نے ناحق دبا رکھا ہے انہیں فکرمند نہیں ہونا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن حق مارنے والوں کی نیکیاں انہیں دی جائیں گی یا ان کی برائیاں حق مارنے والوں کے کھاتہ میں ڈال دی جائیں گی۔ (وا اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص: ۱۰۴، ج۴۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۲۷۴، ج۲۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۸۹، ج۶۔

[4] مسند امام احمد، ص: ۳۸، ج۳۔

[5] مسند امام احمد، ص: ۳۶۱، ج۲۔

[6] مسند امام احمد، ص: ۴۰، ج۵۔

[7] مسند امام احمد، ص: ۳۳۲، ج۲۔

[8] مسند امام احمد، ص: ۳۳۲، ج۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب